# احابیش قبائل - کفار مکہ کے حلیف

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ*

ترجمہ: عارف محمود چوہدری**

## تعارف

تاریخ مکہ کے دونوں ادوار قبل از اسلام اور (دورِ اسلامی) حیات پیغمبرؐ میں ایک خاص آبادی کا مستقل ذکر ملتا ہے جنہیں احابیش کہتے تھے۔ (سوال یہ ہے کہ) یہ کون لوگ تھے؟ (۱)

بلجیم کے مستشرق پروفیسر ہنری لیمنز نے بہت پہلے تقریباً ۱۹۱۶ء میں (دیکھئے اس سال کے پیرس کے رسالے ایشیا ٹک Journal Asia tique Paris میں اس کا مضمون) رائے دی تھی کہ احابیش مستقل تنخواہ یاب حبشی فوج تھی جنہیں اہل مکہ نے کاروانِ تجارت ''رحلة الشتاء والصيف (۲) کی حفاظت اور ہمرکابی کے لئے بھرتی کیا تھا جو مصر اور شام بلکہ ایک طرف انقرہ اور دوسری طرف یمن تک جاتے تھے تاکہ راہزنوں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن یہ ایک بے بنیاد خیال ہے اور اب ہر طرح سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔ (۳) (مثال کے طور پر دیکھئے منٹگمری واٹ کی کتاب ''محمد ایٹ مکہ'' کا باب احابیش) میں نے اپنی فرانسیسی تحریر جو روم سے 1956ء میں Prof. Levi Della Vida Prisentation Volume میں چھپی کافی تفصیل سے اس موضوع پر بات کی ہے جس کی بنیاد نہ صرف مطبوعہ مواد ہے بلکہ اس وقت تک اسلامی تاریخ کے غیر مطبوعہ نسخہ جات بھی ہیں مثلاً ابن حبیب کی 'المنمق'' جو اب حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی ہے۔

## شناخت

احابیش کے نام کا حبشہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق خالصتاً عرب قبائل کے ایک گروہ سے ہے جو مکہ

---

* پیرس (فرانس)　　**انسپکٹر پنجاب پولیس

کے قرب و جوار میں رہتے تھے۔ ان لوگوں نے قریش مکہ سے ایک اتحاد بنایا تھا جس کا کوئی سراغ مجھے جُرہم حتیٰ کہ خزاعہ کے ادوار میں نہیں ملتا۔ یہ قبائل شروع میں چند ایک تھے لیکن بعد ازاں ان کی تعداد بڑھ گئی جو یقیناً قریش کی بڑھتی ہوئی خوشحال اور معاشی اثر و رسوخ کی وجہ سے تھا۔ (۴) ان کے متعلق جو سب سے پہلا حوالہ ملتا ہے۔ وہ قصی جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں پانچ درجے اوپر تھا کے دور کا ہے جب تعلق داری کے اس معاہدے کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا تھا۔ ابن قتیبہ وثوق سے کہتے ہیں کہ قیصر نے مکہ میں خزاعہ سے اقتدار چھیننے میں قصی کی مدد کی تھی اور اُس کی حکومت مضبوط بنائی تھی۔ میرے اندازے کے مطابق اس کا تعلق ''تھیوڈیس دی گریٹ'' (379ء-395ء) سے ہے۔ یہ بات ان دونوں پارٹیوں کے مفاد میں تھی کیونکہ بادشاہ اپنا اثر و رسوخ جزیرہ نما عرب پر بڑھانا چاہتا تھا تاکہ چین اور ہندوستان سے آنے والا مال تجارت یہاں سے گذر کر یورپ جا سکتا جبکہ قصی مکہ میں اقتدار پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا حالانکہ اس کا قبیلہ تعداد کے لحاظ سے کمزور تھا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قصی کا تعلق اپنی ماں کی طرف سے شمالی عرب کے قبیلہ قدانہ سے تھا جو بہت عرصہ سے رومیوں کے زیر اثر تھا۔ (۵)

## قبل از اسلام کا دور

ابن حبیب جو کہ ابن قتیبہ مذکور کے اساتذہ میں سے ہیں کی 'المنمق' کے مطابق بنو حارث، بنو المصطلق، الحیا اور الھون وہ ابتدائی قبائل تھے جنہوں نے احابیش کے نام سے معاہدہ کیا تھا۔ انہوں نے اپنے حلف میں کہا تھا ''ہم اُس وقت تک ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے اور ایک ساتھ مل کر لڑتے رہیں گے جب تک کہ دن اور رات بدل بدل کر آتے رہیں گے اور جب تک کہ حُبشی پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہے گا'' یہ سب لوگ حُبشی پہاڑ کے سائے میں اکٹھے ہوتے تھے جو کہ مکہ سے جنوب کی جانب دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یقیناً اسی لئے ان کا نام احابیش رکھا گیا۔ ان سب 'احابیش' نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ آئندہ اور قبائل کو بھی اس حلف کے رشتے سے وابستہ ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ چنانچہ اس طرح قبیلہ القارۃ اور قبیلۂ قارظ اور بنو نفاثۃ بن الدّئل بھی اس میں شریک ہو گئے جیسا کہ ایسے موقعوں پر ہوتا ہے قصی کی بیٹی حلف میں شریک قبائل کے سب سے بڑے سردار کے بیٹے سے بیاہ دی گئی۔ (۶)

الیعقوبی نے اس معاہدہ کے حلف کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے جو شائد بعد کی تحت نشینیوں کے وقت استعمال ہوتی رہی' ہم باہم سارے لوگوں کے بالمقابل اس وقت تک تعاقد و تعاون کرتے رہیں گے جب تک سمندر صوفۃ کو بھگوتا رہے گا''۔ (۷)

قصی کے پوتے المطلب ابن عبدالمناف کے دور میں اہل قریش کی بنو کنانہ کی کئی شاخوں سے متعدد بار لڑائی ہوئی اور ابن حبیب کے مطابق احابیش نے قریشیوں کا ساتھ دیا مثلاً عدی اور الدیش کے قبائل نے احابیش کی نمائندگی کی۔ ہاتھی والی مشہور مہم جو ابرہہ کی سرکردگی میں مکہ کے برخلاف آئی یہ تقریباً اُسی سال کا واقعہ ہے جس سال (۵۶۹ء) پیغمبرؐ پیدا ہوئے۔(۸) طبری نے سورۃ الفیل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ احابیش نے ابرہہ کے حملہ کے وقت بھی قریش کا پورا پورا ساتھ دیا اور سارے علاقہ تہامہ کا ایک تہائی مال حملہ آور کو پیش کیا کہ وہ لے لے اور کعبے کی بے حرمتی نہ کرے مگر ابرہہ نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور اپنے بڑے ہاتھی کے غرور میں مکہ کی طرف پیش قدمی جاری رکھی یہاں تک کہ جلد ہی اللہ کی طرف سے بھیجی گئی چھوٹی چڑیوں نے اُسے تباہ کر دیا(۹) ابن حبیب اور ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ جب حضورؐ کی نوعمری میں مقدس مہینوں میں چوتھی جنگ فجار ہوئی تو احابیش نے (الحلیس بن یزید) کی سرکردگی میں قریش کا ساتھ دیا۔(۱۰)

## دورِ اسلامی

جب دسمبر ۶۰۹ء میں مکہ میں اسلام کی ابتداء ہوئی تو مسلمانوں کے خلاف بت پرستوں کی غیر عقلی مخالفت وعداوت اور مظالم شروع ہو گئے بلکہ مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی جماعت کے خلاف ظلم و بربریت کا کوئی موقع اور طریقہ اُنہوں نے ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ جب کفار مکہ کے مظالم مسلمانوں کے لئے جسمانی طور پر ناقابل برداشت ہو گئے تو انہوں نے براستہ یمن حبشہ کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی حتیٰ کہ مشہور اور اثر و رسوخ والی ہستیوں مثلاً حضرت ابوبکرؓ (جو کہ شہری مملکت مکہ کی دس رکنی وزارتی کونسل کے رکن تھے) اور عثمانؓ (بنوامیہ کے خاندان سے تھے جو کہ اسلام کے دشمنوں میں سب سے زیادہ اثر ورسوخ والا تھا) نے بھی ہجرت کا تحرک کیا اور جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ پریشان ہو کر مکہ سے ترک وطنی کر کے یمن جانے کے لئے نکلے اور بنو کنانہ کے علاقے میں پہنچے تو ان کے سردار ابن الدغنہ یہ سُن کر حیران رہ گئے کہ اہل مکہ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ چنانچہ اُس نے حضرت ابوبکرؓ کی دلجوئی کی اور اپنے ساتھ مکہ لا کر پناہ دینے کا اعلان کیا۔(۱۱)

درحقیقت اہل قریش کو حضرت ابوبکرؓ سے کوئی ذاتی رنج نہ تھا کیونکہ وہ تو شہری مملکت مکہ کی دس رکنی وزارتی کونسل کے موروثی رکن تھے اور ان کے ذمہ وہ روپیہ رکھنا بھی تھا جو خون بہا اور حق تلفی کے بدلہ میں جمع کیا جاتا تھا اور

دوسری طرف قریش اپنے ایک عسکری حلیف احابیش کو بھی انکار نہ کرسکتے تھے۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ احابیش کو آخر حضرت ابو بکرؓ سے یہ ہمدردی اور واسطہ کیوں تھا تحقیق سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی پہلی بیوی اور حضرت اسماءؓ کی والدہ اسی قبیلہ قتیلہ سے تھیں چنانچہ قدرتی طور پر ان کے دِل میں اپنے داماد کے لئے نرم گوشہ تھا۔ جب بہت سے مکی مسلمانوں نے حبشہ میں پناہ لے لی تو کفار مکہ نے انہیں وہاں سے نکلوانے کی کوشش کی لیکن اُن کا وفد ناکام و نامراد واپس لوٹا تو پریشان اہل قریش نے ابوجہل کی سرکردگی میں حضورﷺ کے خاندان کے خلاف ایک خوف ناک معاشرتی مقاطعہ کا اعلان کیا کہ ''نہ کوئی چیز حضورﷺ کے قبیلہ کو بھیجی جائے گی نہ کوئی چیز ان سے خریدی جائے گی۔ نہ ان سے شادی بیاہ کے تعلقات رکھے جائیں گے حتیٰ کہ ان سے بول چال بھی بند کردی گئی''۔(۱۲)

قریش مکہ نے اس معاشرتی مقاطع کو صرف مکہ کے بت پرستوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنے حلیف قبائل سے بھی اس مقاطع پر عملدرآمد کا حلف لیا۔ چنانچہ احابیش نے جو سرکاری طور پر اس معاشرتی مقاطعہ میں شمولیت اختیار کی۔(۱۳)

ہجرت مدینہ کے بعد ابوجہل کے غلط مشورے پر جنگ بدر رونما ہوئی جب کاروان تجارت کے سردار ابوسفیان نے مدد کی درخواست کی تو ابوجہل نے کفار مکہ کو بغیر تیاری کے فوراً بدر کی جانب روانگی پر مجبور کیا۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں کفار مکہ کو افسوس ہوا کہ انہوں نے اپنے حلیف احابیش کے دستے کے آنے کا کیوں انتظار نہ کیا۔

جنگ احد میں احابیش قریشیوں کے شانہ بشانہ موجود تھے ابن ہشام کی روایت کے مطابق احابیش کے سردار الحلیس نے مسلمان مقتولوں کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ پر قریشیوں کو ملامت بھی کی۔ (انہوں نے شہداء کی لاشوں کی بے حرمتی کی یہاں تک کہ حضرت حمزہؓ حضور کے چچا کی لاش کی بہت بے حرمتی کی گئی)(۱۴)۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ معرکے کے آغاز میں جب یکے بعد دیگرے دس قریش علمبردار مارے گئے تو پھر کسی کو علم اُٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس پر عمرۃ بنت علقمہ جو احابیش عورت تھی، نے گرتا ہوا علم بڑھ کر اُٹھالیا اور آخر تک وہی اُسے اُٹھائے رہی۔ اس واقعہ سے مسلمان شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کو وہ نظم (ہجو) کہنے کا موقعہ ملا جس میں طعنہ دیا گیا ہے۔

''او احابیش کے بزدل مردو! اگر تم میں یہ عورت نہ ہوتی تو تمہیں پکڑ لیا جاتا اور پھر بازار میں مویشیوں کی طرح بیچا جاتا''۔(۱۵)

ھذیل کی شاخ لحیان بھی احابیش میں شامل معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابن سعد کے مطابق لحیانی سردار سفیان بن خالد کسی مسلمان کے ہاتھوں قتل ہونے سے اتنا ڈرا ہوا تھا کہ ہروقت احابیش اُس کو گھیرے میں لئے رکھتے تھے۔(۱۶) جنگ خندق سے ذرا قبل حضورؐ نے بنوالمصطلق پر حملہ کیا تا کہ اُن کو مدینہ کے محاصرے کے دوران قریشیوں کی مدد سے باز رکھا جائے۔ہم نے پہلے ہی بیان کر دیا ہے کہ بنوالمصطلق احابیش کا ایک حصّہ تھے۔اس جنگ کے متعلق ایک چھوٹا سا نکتہ یہ بھی قابل غور ہے کہ اس جنگ کا زمانہ موسیٰ بن عقبہ کے مطابق ماہ شوال سن ۴ ہجری ہے۔،ابن اسحاق کے مطابق ۵ ہجری اور الواقدی کے مطابق ۶ ہجری ہے۔حقیقت میں یہ کوئی مغالطہ اور اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ یہ نتیجہ ہے شمار اور قیاس کے اختلاف کا (خورد اردو) معارف اسلامیہ کے لئے احابیش پر میرے مضمون کو ایڈیٹر صاحبان درست طور پر سمجھ نہیں سکے چنانچہ اُسے غلط اور نا قابل فہم بنا دیا ہے(۱۷) البیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں واضح کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہجرت کو ہجرت مدینہ کے شروع سالوں ہی میں انفرادی طور پر اپنے اپنے انداز میں وقت کے شمار کے لیے بطور نکتہ آغاز استعمال کرنا شروع کر دیا تھا لیکن ان میں باہم موافقت نہ تھی۔بعض نے اس کو ماہ ذی الحجہ سے شمار کیا جب انصار مدینہ نے حضور ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی یعنی حضرت عمرؓ کے شروع کئے گئے حالیہ ہجری سال سے ایک سال قبل۔ دوسروں نے اُس سال کے محرم سے شروع کیا جس سال ربیع الاول میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی اور یہی اب مستعمل بھی ہے اور کچھ دوسروں نے ہجرت کے بعد آنے والے پہلے محرم سے شروع کیا کیونکہ عربی سال کی ابتداء محرم سے ہوئی ہے چنانچہ بنوالمصطلق کی مہم کے بارے میں جو تین تواریخ ملتی ہیں وہ دراصل اُن تینوں راویوں کے مطابق ہیں جنھوں نے اپنے اپنے طریقے کے مطابق سن ہجری کی ابتداء سمجھی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس کو ایک بات پر متفق کیا لیکن اس وقت تک مسلمانوں میں اس سلسلہ میں بے ترتیبی اور ناموافقت موجود رہی۔اس کے فوراً ہی بعد جنگ خندق ہوئی۔قدرتی طور پر احابیش قریش مکہ کے ہمراہ اس میں شامل ہوئے اور زیادہ جوش وخروش سے شریک ہوئے تا کہ جنگ بنوالمصطلق کا بدلہ لے سکیں۔(۱۸)

ایک سال بعد جب حضور ﷺ اور اُن کے ساتھی حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے تو احابیش کی مسلمانوں کے ساتھ مسلسل اور بے وجہ پُرخاش کے باعث بروایت بخاری حضور ﷺ نے اثنائے سفر میں احابیش کی سرکوبی کا ارادہ کیا لیکن جب جنگی مشاورتی مجلس منعقد ہوئی تو حضرت ابوبکر کی اس رائے کو نہ صرف قبول کیا گیا

بلکہ سراہا گیا کہ اس وقت صرف عمرے ہی سے سروکار رکھا جائے جیسا کہ کہا جاچکا ہے کہ یہ مہم خالصتاً عمرے کے لئے ہے اور کسی قسم کے جنگی عزائم سے پاک ہے۔

حدیبیہ میں احابیش بھی اہل مکہ کے ساتھ موجود تھے اور ایک موقعہ پر اُن کا ایک سردار بطور سفیر مسلمانوں کے پاس بھی آیا اور اُن کوششوں میں شریک ہوا جو جنگ روکنے کے لئے کی جارہی تھیں۔ ابن سعد کے مطابق وہ مسلمانوں کے پاس قربانی کے جانور جن کو مخصوص نشان لگائے گئے تھے دیکھ کر اتنا متاثر ہوا کہ اُسے حضورؐ کے عمرہ کے ارادے کے متعلق کسی اور ثبوت کی ضرورت نہ تھی۔ چنانچہ وہ واپس قریش کے پاس گیا اور انہیں مسلمانوں کے عمرہ کے ارادے کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے سے منع کیا بلکہ یہاں تک دھمکی دی کہ اگر قریش باز نہ آئے تو وہ ان کی حمایت سے دستبردار ہو کر مسلمانوں کا ساتھ دے گا۔(۱۹)

بالآخر جب معاہدہ حدیبیہ قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان طے پا گیا تو اس میں ایک شق یہ رکھی گئی کہ دوسرے قبائل جس کے ساتھ چاہیں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ احابیش اہل مکہ کے ساتھ شامل ہوئے جبکہ بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف ہو گئے۔ اسی لئے احابیش اور بنو خزاعہ کے تعلقات کشیدہ ہوئے۔ حضورﷺ کے ہاتھوں فتح مکہ کا باعث بھی احابیش ہی بنے۔ اُنہوں نے قبیلہ خزاعہ کا قتل عام کیا اس طرح معاہدہ صلح حدیبیہ کو توڑا۔(۲۰) علاوہ ازیں اس لڑائی میں اہل مکہ نے بھی خفیہ طور پر مالی وافرادی قوت سے احابیش کی مدد کی۔ حضورﷺ نے مکہ پر حملہ کیا اور خون بہائے بغیر اسے فتح کرنے میں کامیاب ہوئے۔ حضورﷺ نے اپنی فوج کو چار دستوں میں تقسیم کر دیا جو الگ الگ راستوں سے شہر میں داخل ہوئے۔ مقریزی کے مطابق صرف ایک دستے جس کی کمانڈ خالد بن ولیدؓ کر رہے تھے کو مسلح مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور یہ مسلح لوگ احابیش ہی تھے۔ جو کفار مکہ کی مدد کے لئے آئے تھے۔ مکہ پر قبضہ کے بعد حضورﷺ نے امن عام کا اعلان کرتے ہوئے ایک استثناء کیا اور خزاعہ کو اجازت دی کہ بنو بکر سے اپنا انتقام لیں۔ لیکن جب خزاعہ نے حد سے تجاوز کیا تو اس استثناء کو منسوخ کر دیا گیا اور مزید لڑائی سے منع کر دیا۔(۲۱)

## حوالہ عام

ابن حبیب کے مطابق احابیش قبل از اسلام (زمانۂ جاہلیت) میں خاص طور پر دو بتوں اساف اور نائلہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ (یہ دونوں نوجوان مرد و عورت تھے جو کعبہ کے اندر بے حیائی کرنے پر پتھر کے بنا دیئے

گئے) اسی حوالے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ احابیش مکہ اور طائف کے درمیان سوق عکاظ کے سالانہ میلہ میں بھی شرکت کیا کرتے تھے۔(۲۲)

## خلاصہ بحث

مختصر یہ کہ احابیش نے نہ صرف روحانی معاملات میں بلکہ ہر غمی اور خوشی میں جنگ اور امن میں قریش کا پورا پورا ساتھ دیا۔ ہم اُنہیں قابل اعتماد اور مخلص اتحادیوں کا نمونہ قرار دے سکتے ہیں۔ قبل از اسلام کے عرب واقعی اُن پر فخر کر سکتے ہیں۔(۲۳)

## حوالہ جات


۱۔ اصل انگریزی مقالہ کے لیے دیکھئے:

**Muhammad Hamidullah, The Ahabish Tribes: Allies of the Pagans of Macca‹ Hamdard Islamicus Karachi, Vol ix, x 102, Summer 1986, Page3-9.**

۲۔ القریش، ۱:۱۵۶

۳۔ پروفیسر ہنری کا مضمون دیکھئے:

Henri Lammens, Les Ahabish et l'organisation militire de La Mecque au siecle de l'Hegire in: Journal Asiatique, Paris 1916.

نیز دیکھئے:

Montgomery Wah, Muhammad at Mecca, Chap Ahabish, Oxford 1953, PP 154-157.

۴۔ ابن حبیب، کتاب المنمق، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ص ۱۷۷۔۱۸۰

۵۔ ابن قتیبہ، کتاب المعارف، ص ۳۱۳

۶۔ البلاذری، انساب الاشراف، مخطوط استانبول، ۲/۲۷۴

۷۔ الیعقوبی، تاریخ، ۱/ ۲۷۸۔۲۷۹

۸۔ ابن حبیب، کتاب المنمق، ص ۸۲۔۸۸

۹۔ تفسیر طبری، سورۃ الفیل

۱۰۔ ابن سعد، طبقات، ۱/ ۷۸

۱۱۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ص ۲۴۵

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ صحیح بخاری کتاب ۳۵ باب ۴۵، ابوداؤد، کتاب ۱۱، باب ۸۶

۱۴۔ ابن ہشام، ص ۵۸۲

۱۵۔ ایضاً، ص ۵۷۰، ۵۵ نیز دیکھئے: البلاذری ۲/ ۷۲۲

۱۶۔ ابن سعد ۲/ ۱: ۳۶

۱۷۔ تفصیل کے ملاحظہ ہو: حمید اللہ، ڈاکٹر، مقالہ احابیش، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، ۲/ ۲۷۔۳۱

۱۸۔ ابن ہشام، ص ۶۷۳

۱۹۔ ایضاً، ابن سعد ۲/ ۱: ۷۰

۲۰۔ المقریزی، امتاع الاسماع، ۱/ ۳۷۸

۲۱۔ ایضاً، ۱/ ۳۷۷، ۳۷۸

۲۲۔ ابن حبیب، کتاب المحبر، مطبوعہ دائرۃ المعارف، حیدرآباد، ص ۱۷۰، ۲۴۶، ۲۶۷

۲۳۔ دیکھئے: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲/ ۲۷۔۳۱ نیز دیکھئے:

Muhammad Hamidullah, Les Ahabish de la Mecque, in: Presentation volume to Georgio levi Vida Pomo, vol.I PP·434-447-1956.


*************************